

سکین بائے محمد سجاد بھٹی

رابطہ واٹس ایپ نمبر : 03045503086



اے، ایچ، قدسی

ایک حسینہ کو ایک احمق کی تلاش تھی اور اس نے اُس کا انتخاب کرتے وقت بڑی احتیاط سے کام دیا تھا غیر متوقع انتخاب کی ایک مختصر سی دلچسپ کہانی

کیا آپ نے کبھی کسی حسین اور خوفزدہ لڑکی کی مدد کی ہے ؟

کس اشعار

کی جلد کی رنگت کی مدد سے بتا سکتا تھا۔ وہ جلد نشاندہی کر رہی تھی کہ لڑکی جنگلوں کی بہاروں میں پل بڑھی ہوگی، جہاں بلبلیں گیت سناتی ہوں گی۔ اُس کے اندر چھپا ہوا تربیت یافتہ اور تجربہ کار پولیس افسر یہ بھی بتا سکتا تھا کہ لڑکی اگرچہ خود پر قابو پائے ہوئے ہے لیکن اُس کے اعصاب پر بہر حال زبردست بوجھ ہے۔ نیویارک ہومی سائڈ بیورو کا کیپٹن فرینک سرائگ رسالوں کے ایک وفد کے ساتھ فرانس آیا ہوا تھا۔ وفد کو پیرس پولیس کے

کوئی نمبر بولیے پلیز... آپ خوش قسمت کوئی نظر آتے ہیں، آپ کوئی بھی ہوں لیکن

کوئی نمبر بولیے

لڑکی اچانک ہی فرینک کے قریب آکھڑی ہوئی تھی فرینک اس وقت کیسینو میں روٹیٹ کی میز کے پاس کھڑا تھا۔ لڑکی کے ہاتھ میں ایک ہزار فرانک کی مالیت کا ایک ہی ٹوکن تھا۔ وہ برطانوی تھی فرینک یہ بات اُس کے ہچے سے اور اُس

طریقہ ہائے تفتیش کے متعلق تحقیق کرنا تھی۔ اب وہ کینئر میں دیکھ  
ایند غیر روایتی اور غیر سرکاری طور پر گزارنے کے موڈ میں تھا۔  
وہ لڑکی کو دیکھ کر مسکرایا ”چھبیس“ اُس نے لڑکی کی عمر  
کے متعلق اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

لڑکی نے ٹوکن کو چھبیس نمبر پر رکھ دیا۔ کروہ پیر نے چھوٹی سی  
گیند کو رکھ کر پتہ لگایا۔ پتہ لگھو منے لگا۔ لڑکی نے بے ساختہ ہاتھ بڑھا  
کر فرینک کی آستیں تھام لی۔ گیند کچھ دیر گھومتی رہی، پھر تیرہ نمبر کے  
سوراخ میں گر گئی۔

”مجھے افسوس ہے میں تمہارے لیے مایوس کن ثابت ہوا“  
فرینک نے معذرت کی ”مجھے اُمید ہے کہ یہ تمہارے لیے زندگی  
اور موت کا معاملہ نہیں ہوگا“

لڑکی نے ہلکا سا تہقہہ لگایا ”کم از کم زندگی کا معاملہ تو ہرگز نہیں  
تھا“ اُس نے کہا۔

”تو گویا موت کا تھا؟“ فرینک نے پوچھا۔

لڑکی نے اُس کی طرف دیکھا ”ممکن ہے“  
”مجھے بتاؤ“

لڑکی اُسے نظروں سے ہٹوتی رہی، جیسے اُس کے خلوص پر یقین  
کرنا چاہ رہی ہو۔ ”تم میرے بارے میں یہ رائے قائم کر سکتے ہو کہ میں  
خطرے کا ایسا مسحور کن سائرن ہوں، جو ہر کسی کو خطرے کے گرد بھرتا رہتا ہے  
اور پھر مردوں کی جیبیں خالی کر دیتا ہے“

”میں تمہیں کافی پلانے کا خطرہ تو پھر بھی مول لے سکتا ہوں“  
اُس نے لڑکی کا ہاتھ تھام کر اُسے کیسینو کے ریسٹوران کی طرف  
لے جانا چاہا لیکن لڑکی جھجک کر ایک طرف سمٹ گئی۔

”نہیں یہاں نہیں“ لڑکی نے کہا ”یہاں باہر نکلنے کا ایک  
ہی راستہ ہے۔ میں خود کو پھنسا ہوا محسوس کر رہی ہوں۔ اس طرف  
چلو، جہاں لوگ رقص کر رہے ہیں“

وہ ڈانس ہال کی طرف بڑھ گئے، جہاں متعدد دھڑے  
یورپین سببا میں مصروف تھے۔ فرینک نے میز کا انتخاب لڑکی  
پر چھوڑ دیا۔ لڑکی نے ایک ایسے گوشے میں بیٹھنا پسند کیا جہاں  
سے وہ داخلی دروازے پر نظر رکھ سکتے تھے۔ فرینک نے کافی کا  
آرڈر دے دیا۔

”تم امریکن ہو، نا؟ امریکن لوگوں سے بلا تکلف گفتگو کی  
جاسکتی ہے۔ اُن کا انداز دوستانہ ہوتا ہے“ لڑکی نے  
کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

اُس کے ہاتھ چھوٹے چھوٹے اور خوب صورت تھے، وہ

ایسی لڑکی تھی، جو فرینک کے خُسن ذوق اور ذوقِ خُسن پر پوری  
اُترتی تھی۔

”ممکن ہے، تم میری مدد کر سکو؟“ لڑکی نے کہا۔  
”رقم کا مسئلہ ہے؟“

”ارے نہیں، یہ بات نہیں شاید میں گھبراہٹ میں مبتلا  
ہو کر بے وقوفی کا مظاہرہ کر رہی ہوں لیکن اس سے پہلے میں  
اس قسم کی کسی دشواری میں نہیں پڑی۔ دراصل میرا شوہر...“  
”تمہارا شوہر؟ ہاں... ہاں...“

”میرے شوہر نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی تھی“ لڑکی نے  
کہا۔ ”یہ بات پریشان کن ہے بہر حال ایسا ہوا تھا میرا شوہر برازیلی  
ہے۔ وہ بہت دولت مند ہے اور اچھے گھرانے سے تعلق رکھتا  
ہے۔ سب کچھ ٹھیک ہے لیکن لسنے میں وہ بالکل وحشی ہو جاتا ہے۔  
صرف اتنی سی بات پر کہ آج میں اپنے ایک ہم وطن دوست کے ساتھ  
گھوم رہی تھی۔ وہ شدید رقابت میں مبتلا ہو گیا تھا، اُس پر دیوانگی  
طاری ہو گئی۔ ہماری رہائش ایک لانچ میں ہے۔ وہ چیختا اور  
جنگھاڑتا میرے پیچھے کپین تک بھاگا۔ پھر اُس نے ریو اور سے مجھ  
پر فائر بھی کیا۔ وہ واقعی مجھے مار دینا چاہتا تھا لیکن خوش قسمتی  
سے ریو اور خالی تھا۔ جتنی دیر میں وہ اُسے لوڈ کرتا، میں بھاگ  
کھڑی ہوئی“

”یکب کی بات ہے؟“ کیپٹن فرینک نے پوچھا۔  
”ابھی چند منٹ پہلے کی بات ہے، میں یہاں چلی آئی۔ میرا  
خیال تھا کہ میں یہاں محفوظ رہوں گی“

”اور وہ ایک ہزار فرانک کا ٹوکن؟“  
لڑکی نے بڑی نزاکت سے کاغذ سے جھٹکے ”میں خوف زدہ تھی  
اور مجھے کینئر سے نکلنا تھا میرے بیگ میں بس وہی ایک ہزار فرانک  
تھے میں جانتی تھی کہ ان سے کام نہیں چلے گا۔ میرے دماغ میں یہ  
خرابی پیدا ہوئی کہ اگر جیت گئی تو...“ اُس نے داخلی دروازے  
کی طرف دیکھا۔ اُس کے چہرے پر بلا کی دہشت ابھرائی۔ ”کھڑے  
ہو جاؤ“ اُس نے اُبھی ہوئی سانسوں کے درمیان کہا۔ وہ جلدی کرو،  
میری طرف دیکھو۔ ایسا کرو، جیسے تم مجھ سے گفتگو کر رہے ہو“

لڑکی اٹھ کھڑی ہوئی۔ فرینک بھی کھڑا ہو گیا۔ وہ عقب میں  
ہو گئی۔ وہ اُس کے جسم کو بطور اسلحہ استعمال کر رہی تھی۔  
”وہ موجود ہے“ لڑکی کی آواز لرز رہی تھی ”خدا کا شکر ہے کہ  
وہ سپر ہارولڈ روم میں چلا گیا۔ اُس نے مجھے نہیں دیکھا، جلدی کرو“  
وہ تیز قدموں سے داخلی دروازے کی طرف بڑھنے لگی، فرینک اُس کے

پیچھے پیچھے تھا۔ وہ باہر نکل آئے۔ ہر طرف خنک چاندنی چٹکی ہوئی تھی۔  
”اب تم میری مدد کر سکتے ہو“ لڑکی نے کہا۔ اپنی لالچ سے مجھ  
کو رقم مل سکتی ہے بس تمہیں لالچ کی نگرانی کرنا ہوگی“

لڑکی نے فرینک کا ہاتھ تھام لیا۔ وہ بندرگاہ کی گودی کی طرف  
بڑھتے رہے۔ چٹانوں پر ماہی گیروں کے جال مکرسی کے جالوں کی  
طرح پھیلے ہوئے تھے۔ نیم تاریکی میں لالچوں کے سیولے نظر آرہے تھے۔  
وہ جلدی جلدی ماہی گیروں کی لنگر انداز کشتیوں کے سامنے سے گزرتے  
رہے۔ پھر خوب صورت تفریحی لالچوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ لڑکی ایک  
سفید موٹر بوٹ کے سامنے رُک گئی۔

”اگر وہ واپس آجائے تو اُسے روکنے کی کوشش کرنا، ورنہ  
مجھے پکارت لینا“ لڑکی نے گینگ وے پر پاؤں دھرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے“ فرینک نے کہا۔

”میں اپنے کپین میں جاؤں گی اور دہراتا لالچوں کی بنی تھیں  
بتا نہیں سکتی... کہ تمہاری کس قدر شکر گزار ہوں“ لڑکی نے اظہار  
تشکر کے طور پر اُس کا ہاتھ دبایا اور موٹر بوٹ کے عرشے کی طرف  
بڑھ گئی۔

فرینک برابر والی لالچ پر ہاتھ لگا کر کھڑا ہو گیا۔ خوب صورت  
رات کا سحر بہت پُر اثر تھا۔ وہ خود کو ایک خواب ناک کیفیت میں  
محسوس کر رہا تھا۔ ہر چیز خوش گوار تھی۔ یہاں تک کہ یہ صورت حال بھی  
جس سے وہ دوچار تھا۔ کچھ دیر بعد اُس نے سگریٹ سلگایا۔ نگران کی  
حیثیت سے اُس کا کام بہت سادا اور آسان تھا۔ بائیں جانب بندرگاہ  
کی پرانی دیوار تھی۔ دائیں جانب دُور سے کیسینو کی روشنیاں نظر آنے لگی  
تھیں۔ چاندنی اتنی تھی کہ اس طرف سے وہ کسی کو بھی آتے ہوئے باسانی  
دیکھ سکتا تھا۔ معاً اُس نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا۔ اُس کے ہاتھ پر سفید دھبہ  
لگ گیا تھا۔ شاید لالچ پر تازہ تازہ رنگ کیا گیا تھا۔



دست شناسی  
ایک ایسا علم ہے جس سے انسان نہ صرف اپنے ماضی، حال  
اور مستقبل کا حال جان سکتا ہے بلکہ اپنے موجودہ مسائل پر روشنی  
کامل بھی تلاش کر سکتا ہے۔ اور اپنی موجودہ زندگی کو بہتر  
اور پرسکون بناسکتا ہے۔ دست شناسی کے شائقین  
کے لیے ایک مفید و کارآمد اور دلچسپ کتاب

قیمت صرف ۴۰ روپے

تخریب صورت مضبوط جلد عمدہ آفٹ پیپر حسین گرد پوش سے مزین

احبابِ ادب پوسٹ بزنس سروسز کو اپنی

چند منٹ وہ سکون سے سمندر کی جانب دیکھتا رہا۔ پھر اچانک  
اُسے برابر والی بوٹ سے آہٹ سنائی دی۔ اُس نے مُڑ کر دیکھا۔  
برابر والی کشتی پر ایک ہیولا بھکا ہوا تھا۔ وہ یقیناً کوئی مرد تھا... پھر  
دیکھتے دیکھتے ہی وہ ہیولا اُس سفید بوٹ پر کود گیا جس میں لڑکی  
داخل ہوئی تھی اور جس کی نگرانی وہ کر رہا تھا۔

فرینک کو یہ تشویش انگیز احساس ہوا کہ لڑکی کا شوہر اُس  
سے زیادہ چالاک ثابت ہوا ہے۔ اُس نے عام راستہ چھوڑ کر کشتی تا  
کشتی سفر کیا تھا۔ فرینک اُچھل کر گینگ وے پر چڑھ گیا۔ وہ زیادہ  
دُور نہیں جاسکا کیونکہ ایک کپین کا مقفل دروازہ اُس کا راستہ مسدود  
کیے ہوئے تھا۔ اُس نے کپین کا دروازہ پیٹ ڈالا۔ ہوشیار، وہ  
دوسری طرف سے آ رہا ہے“ اُس نے چیخ کر کہا۔

پھر اُسے ایک بلند آہنگ نسوانی چیخ سنائی دی، اس کے  
بعد فائر کی آواز... کپین کے اندر سے توڑ پھوڑ کی سی آواز بلند ہوئی۔  
پھر دوسرے فائر کی آواز سنائی دی۔ فرینک نے دروازے پر  
زور لگایا۔ دروازہ مضبوطی سے بند تھا اور ہلا بھی نہیں۔ اب اندر  
سے سسکیوں کی مدھم آواز آرہی تھی۔ پھر دروازہ اندر سے کھل گیا۔  
لڑکی کھڑی تھی۔ اُس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور چہرے پر  
دہشت کے تاثرات تھے۔ اُس کا بلا ڈر شانے پر سے پھٹا ہوا تھا۔  
اُس کے دائیں ہاتھ میں ریوا لور تھا اور بائیں بازو سے خون بہہ  
رہا تھا۔

”وہ کپین کی کھڑکی سے اندر گھس آیا تھا“ لڑکی نے لرزتی ہوئی  
آواز میں کہا۔ اُس کے ہاتھ میں ریوا لور تھا۔ اُس نے... اُس نے مجھ  
پر گولی چلائی۔ نہ جانے کس طرح میں نے اُس سے ریوا لور چھین لیا...  
میں نے...”

وہ کہہ سکتی ہوئی، اُس کے ہمارے کھڑکی ہو گئی۔ فرینک نے اُس  
کے کاندھے کے اوپر سے دیکھا۔ کپین میں ابتری پھیلی ہوئی تھی۔ بہتر  
کے اوپر کپین کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ ایک اور بہتر یہ ایک نسوانی...  
سوٹ کیس پیک کیا ہوا رکھا تھا۔ وہیں مشروب کی ایک خلی بوتل  
بھی پڑی تھی۔ فرش پر ایک مرد بکھرا پڑا تھا۔ اُس کے بازو اوپر کی جانب  
پھیلے ہوئے تھے۔ وہ جھلسی ہوئی رنگت والا ایک خوب رُومرد  
تھا اور سر میں سوٹ میں ملبوس تھا۔

فرینک بڑی نرمی سے لڑکی کو ہاتھ روم میں لے گیا۔ اُس نے  
لڑکی کے بازو کے زخم کی ڈریسنگ کی... پھر ریوا لور اپنی جیب  
میں ڈال لیا اور دوسرے بیڈ سے سوٹ کیس اُتار کر اُس پر بیٹھنے  
ہوئے مرد کا معائنہ کیا۔ گولی اُس کے دل میں پیوست ہوئی تھی اس



کی خوب روتی اب بھی متاثر نہ تھی۔

لڑکی تکیے سے ٹیک لگائے بیٹھی، اُس کی طرف دیکھے جارہی تھی۔ فرینک اٹھ کھڑا ہوا۔ اُس نے آگے بڑھ کر لڑکی کے کاندھوں پر بے حد نرمی سے ہاتھ رکھ دیا۔

”یہ مرچکا ہے“ اُس نے کہا۔ اچانک اُسے اپنی پھیلی پرسفید دھبہ چمکتا نظر آیا۔ اُس کو سنسنی کا شدید احساس ہونے لگا۔ اُس نے بیک کرٹ مارچ اٹھائی اور پہلے بیڈ پر چڑھ گیا۔ کھڑکی کے راستے وہ سریشے پر اتر گیا۔ اُس نے ٹارچ روشن کر کے دیکھا۔ وہاں واضح طور پر سفید پینٹ کے نشانات موجود تھے۔ کوئی برابر والی لالچ سے اس سریشے پر کودا بھی تھا اور لوٹ بھی گیا تھا کیونکہ نشانات پاؤں طرف تھے۔ وہ کھڑکی کے راستے پھر کین میں داخل ہو گیا۔

”ایک دولت مند... لیکن ناقابل برداشت شوہر...“ اُس نے زیر لب کہا۔ اور ممکنہ طور پر ایک غریب لیکن بے حد پسندیدہ انگریز نوجوان! مسئلہ ناپسندیدہ دولت مند سے کس طرح پیچھا چھڑایا جائے اور پسندیدہ مفلس کو کیسے اس کی جگہ دی جائے کہ دولت سے محرومی نہ ہو؟

لڑکی نے چونک کر اُسے دیکھا۔

”ہم امریکن ایک لفظ کثرت سے استعمال کرتے ہیں ”سکر“ اس کا متبادل لفظ ”احق“ ہو سکتا ہے، اگرچہ وہ سکر کی پوری معنویت آج اگر نہیں کرتا۔ تمہیں کیسینو میں ایک احمق کی تلاش تھی۔ جسے تم خونخوار شوہر کی داستان سنا کر متاثر کر سکو۔ ایک احمق جو لالچ کے باہر پہرہ دے تاکہ تم اپنا سوٹ کیس بیک کر سکو، ایسا احمق، جو تمہارے شوہر کو چھپ کر لالچ پر کودتا دیکھ سکے۔ ایسا احمق، جو کین کے بند دروازے کو پیٹے اور ایک پکی شہادت فراہم کرے کہ حسین بیوی نے اپنی حفاظت کی خاطر دولت مند شوہر پر گولی چلائی تھی...“

”تم نے چالاک سے کام لیا لیکن بد قسمتی سے وہ پینٹ اڑے آگیا جو ابھی سوکھا نہیں تھا“ اُس نے اپنی داغ دار ہتھیلی کی طرف اشارہ کیا۔ ”میں نے کشتی پر ہاتھ کھایا تھا، میرے ہاتھ پر پینٹ لگ گیا۔ باہر سریشے پر جو قدموں کے نشانات ہیں، وہ بھی... زندہ رہے ہیں...“

”کوئی اس کشتی پر سے جس پر تازہ روغن ہوا تھا، اس سریشے پر کودا تھا۔ میں نے اُسے دیکھا تھا لیکن ذرا اپنے شوہر کے جوتوں کے تلوں پر نظر ڈالو کس قدر چمک دار اور صاف ستھرے ہیں۔ روغن کا کوئی داغ نہیں نہیں... وہ تمہارا شوہر نہیں تھا، جو

اس سریشے پر کودا تھا۔ یقیناً وہ پٹرک شش انگریز ہوگا، جس کا ذکر تم نے اپنی داستان میں کیا تھا۔ جیسے ہی اُسے یقین ہو گیا کہ میں نے اُسے کو دتے ہوئے دیکھ لیا ہے، اُسے صرف اتنا کرنا تھا کہ واپس چلا جائے“

وہ بات ختم کر کے بیڈ پر بیٹھ گیا۔ ”اب میں تمہیں بتاؤں کہ کیا ہوا تھا؟“ اُس نے پھر سلسلہ کلام جوڑا۔ سب سے پہلے تم نے اپنے دوست اور مددگار کو کسی خالی کشتی میں چھپایا۔ پھر...“ اُس نے دھسکی کی خالی بوتل کی طرف اشارہ کیا۔ پھر تم نے اپنے شوہر کو اتنی پلانی کہ وہ ہوش سے محروم ہو گیا۔ اس کے بعد تم نے کین میں افراتفری پھیلانی اور کسی احمق کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئیں...“

”تم نے مناسب ترین میز منتخب کی۔ میری پشت رول پیٹ روم کی طرف تھی۔ پھر تم نے... دارے، وہ رہا میرا شوہر، والا چکر چلایا۔ مجھے یہاں تک لے آنا، تمہارے دشوار ثابت نہیں ہوا۔ تمہارے دوست نے موٹر بوٹ پر کودنے سے پہلے خاصا شور مچایا تاکہ میں اُس طرف متوجہ ہو سکوں۔ میں نے کین کے بند دروازے پر دستک دی تو تم نے، اپنے شوہر کو شوٹ کر دیا اور پھر اپنے بازو کو بھی زخمی کر لیا“

لڑکی اچھل کر کھڑی ہو گئی لیکن فرینک نے اُس کے کاندھوں پر زور ڈال کر اُسے دوبارہ بٹھا دیا۔

”ایک اور بات ہے، جو جیوری کو ہرگز پسند نہیں آئے گی۔ تمہارا دعوہ ہے کہ تمہارا شوہر تمہارا پیچھا کرتے ہوئے کیسینو تک آیا تھا۔ جیوری اس بات پر بھی یقین نہیں کرے گی، وجہ معلوم ہے؟“ اُس نے پھر توقف کیا اور پھر دوبارہ گویا ہوا۔ ”میں بتا ہوں۔“ اُس نے مردہ شخص کی قمیص کے کھلے کالر کی طرف اشارہ کیا۔ فرانسیسی کیسینو میں اس قانون پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ نکمائی نکائے بغیر کوئی شخص کیسینو میں داخل نہیں ہو سکتا“

اُس نے کاندھے جھٹکے۔ ”میرا خیال ہے، پولیس کو تمہارے دوست کا سراغ لگانے میں بھی کوئی دشواری نہیں ہوگی“ پھر اُس نے لڑکی کو بہت غور سے دیکھا۔ نہ جانے حسین لڑکیاں اتنی مکر وہ حرکت کیسے کر گزرتی ہیں۔ لڑکی گونگی بنی بیٹھی تھی۔ اُس کے پاس کہنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔

”آئندہ کبھی احمق کی تلاش میں نکلو... اگر آئندہ کبھی ایسا سر آئے، ویسے مجھے اُمید ہے کہ ایسا نہیں ہوگا... تو یاد رکھو، کسی پولیس والے کو ہرگز منتخب نہ کرنا“